

قرضہ مارکیٹ میں بین الاقوامی سرمایہ کاروں کی سرمایہ کاری

پاکستان کی قرضہ مارکیٹ میں بین الاقوامی سرمایہ کاروں کی جانب سے سرمایہ کاری کے مضمرات کے بارے میں کئی غلط فہمیاں ہیں۔ اسٹیٹ بینک ذیل میں ان کی وضاحت کر رہا ہے:

1- طویل عرصے سے بین الاقوامی سرمایہ کار پاکستان کی ایکویٹی منڈیوں میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔ ایسی سرمایہ کاری کو قرضہ آلات میں سرمایہ کاری کی طرح پورٹ فولیو سرمایہ کاری سمجھا جاتا ہے اور اسٹیٹ کنٹریبل روپی اکاؤنٹ (ایس سی آر اے) کا فریم ورک ہی استعمال ہوتا ہے۔ یہ سرمایہ کار ہماری مالی منڈیوں میں سرمایہ لاتے اور نکالتے رہے ہیں جس سے پاکستانی معیشت کے لیے کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوا۔

2- حال ہی میں بین الاقوامی سرمایہ کاروں نے حکومت پاکستان کے جاری کردہ قرضہ آلات میں سرمایہ کاری شروع کر دی ہے۔ یہ عمل معیشت کے مثبت منظر نامے پر ان کے بڑھتے ہوئے اعتماد کا مظہر ہے۔ جیسا کہ آئی ایم ایف، ایشیائی ترقیاتی بینک اور عالمی بینک اور ریٹنگ ایجنسیوں سمیت بین الاقوامی مالی اداروں نے تصدیق کی ہے، ہمارے اصلاحاتی پروگرام کے نتائج برآمد ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ اس اصلاحاتی پروگرام کا ایک کلیدی پہلو مئی 2019ء سے مارکیٹ پر مبنی ایکسچینج ریٹ کو اختیار کیا جانا ہے جس سے ایکسچینج ریٹ کے نظام کی پائیداری کے حوالے سے گزشتہ مسائل کا تذکرہ ہوا ہے۔ توازن ادائیگی میں مسلسل بہتری اور ذخائر کے بفرز کے ہمراہ، مقامی کرنسی کے مالی اثاثوں میں سرمایہ کاری کرنے کے لیے بین الاقوامی سرمایہ کاروں کا اعتماد بڑھا ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ ماضی میں شرح سود بلند رہی ہے۔ مثال کے طور پر مالی سال 11ء میں شرح سود 13.75 فیصد کے لگ بھگ تھی لیکن ہماری قرضہ مارکیٹ میں بین الاقوامی سرمایہ کاروں نے دلچسپی نہیں لی۔

3- بین الاقوامی سرمایہ کاروں کی جانب سے حکومتی تسمکات میں سرمایہ کاری معیشت کے لیے کئی فوائد کا باعث ہے۔ اول، یہ سرمایہ کاری مقامی مارکیٹ میں دستیاب رقوم کا پول بڑھا کر سرمایہ منڈیوں میں گہرائی لانے میں مدد دیتی ہے اور سرمایہ کاروں کی بنیاد کو متنوع بناتی ہے۔ دوم یہ سرمایہ کاری بینکوں کو نجی شعبے کو قرض دینے کے لیے دستیاب رقوم فراہم کرنے میں مدد دیتی ہے کیونکہ عالمی سرمایہ کاروں کی جانب سے حکومتی تسمکات میں رقم رکھنے سے مسابقت بڑھ جاتی ہے۔ سوم، بین الاقوامی سرمایہ کاروں کی جانب سے یہ دلچسپی حکومتی تسمکات کی طلب میں اضافہ کر دیتی ہے چنانچہ یافت (yields) گھٹ جاتی ہے اور حکومت کے لیے قرض گیری کی لاگت کم ہو جاتی ہے۔ چہارم، مقامی قرضہ منڈی میں بین الاقوامی سرمایہ کاروں کا بڑھتا ہوا کردار ملکی طور طریقوں، پالیسیوں، سسٹمز اور اداروں کو عالمی روایات سے ہم آہنگ کرنے کے حوالے سے مزید بہتر بنانے میں مثبت فیڈ بیک میکانزم کا کام کر سکتا ہے۔

4- ساتھ ہی ایسی سرمایہ کاری سے منسلک خطرات مندرجہ ذیل وجوہ کی بنا پر محدود ہیں: ایک، ایسی سرمایہ کاری کی موجودہ سطح 1.2 ارب ڈالر مجموعی قابل فروخت حکومتی تسمکات کے 2 فیصد سے اور جی ڈی پی کے 0.5 فیصد سے بھی کم ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ سرمایہ کاری موجودہ سطح پر اسٹیٹ بینک کے خالص ذخائر میں اضافے کے پانچویں حصے (1/5) سے کم ہے۔ خالص ذخائر کے بفرز میں زیادہ تر اضافہ جاری کھاتے میں مسلسل بہتری کی بنا پر ہوا۔ تیسرے یہ کہ ایسی سرمایہ کاری کی میعاد بڑھتی رہی ہے اور سرمایہ کاروں کا اعتماد بڑھنے کے ساتھ ساتھ زیادہ تر سرمایہ کاری طویل میعاد کی دستاویزات میں کی جارہی ہے۔ آخری بات یہ کہ حکومتی تسمکات میں سرمایہ کاری کے لیے ای سی سی کی جانب سے متعارف کردہ آسان ٹیکسیشن طریقہ کار سے طویل میعاد کی سرمایہ کاری میں دلچسپی بڑھے گی۔

کئی دیگر ابھرتی ہوئی مارکیٹ پر مبنی معیشتیں ہیں جو پائیدار بنیاد پر اپنی مقامی قرضہ مارکیٹ میں بین الاقوامی سرمایہ کاری کی رقوم لے کر آئی ہیں اور انہوں نے اسے اپنی معاشی ترقی میں اہم محرک کے طور پر استعمال کیا ہے۔ اسٹیٹ بینک مالی شعبے کے حالات کا بغور جائزہ لے رہا ہے اور کسی قسم کے خطرات سے نمٹنے کے لیے اقدام کے لیے تیار ہے۔